بسم اللہ الرحمن الرحیم

میدان محشر کی پریشانیوں سے ہم کیسے بچیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکرالسّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

محترم سامعین!

پچھلے خطبۂ جمعہ کے اندر آپ نے یہ سنا تھا کہ میدان محشر میں گرمی کیسی ہوگی؟ اور لوگ کس قدر حیران وپریشان اور بدحال وبدحواس ہوں گے اور آج کے خطبۂ جمعہ کے اندر میں آپ کو یہ بتانے والا ہوں کہ جب میدان محشر میں سورج بالکل سر کے اوپر صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا تو ایسی مشکل گھڑی میں ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی پریشانیوں سے کیسے بچائیں؟ بہت افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم نے قیامت کے دن کی پریشانیوں اور سختیوں کو بہت ہی معمولی سمجھ لیا ہے اور بہت ہی ہلکے میں لے لیا ہے جب کہ میدان محشر کی سختی کا عالم کیا ہوگا اس کی منظر کشی کرتے ہوئے رب نے یہ اعلان کیا کہ " يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے، کتنی بڑی چیز ہے؟ سنئے اسی آیت کے فوراً بعد اللہ نے کیا کہا؟ فرمایا" يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ "جس دن تم اسے دیکھ لوگے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پلاتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنے حمل گرادیں گی اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔(الحج:1-2) صرف اتنا ہی نہیں سورہ مزمل کے اندر تو

اللہ رب العالمین نے قیامت کی سختی کی بارے میں یہاں تک فرمادیا کہ وہ دن ایسا دن ہوگا" يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا "جس دن کی سختی وپریشانی سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔(المزمل:17)اسی طرح سے قیامت کے دن کی سختی کے بارے میں سورہ المؤمن کے اندر اللہ رب العالمین نے کہا کہ " وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ "اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی کے دن (قیامت) سے آگاہ کردیں جب کہ غم کے مارے دل حلق تک پہنچ جائیں گے۔(المؤمن:18) یعنی اس خوف کی وجہ سے دل اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔(احسن البیان:ص1076) کہیں اللہ نے فرمایا کہ " قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ "بہت سے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔(النازعات:8) دیکھا اور سنا آپ نے کہ یہ دن کتنا خطرناک اور کتنا سخت ہوگا؟اور میرے دوستو! یہ بات آپ جان لیں کہ یہ دن کوئی 15/12/ گھنٹوں کا دن نہیں بلکہ وہ دن تو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا،اللہ اکبر! جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ "جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔(المعارج:4)اور تواور ہے اس دن اللہ رب العالمین میدان محشر میں لوگوں کو جمع کرکے کیا کرے گا، سنئے حدیث، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" كَيْفَ بِكُمْ إِذَا جَمَعَكُمُ اللَّهُ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِي الْكِنَانَةِ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ "تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ رب العالمین تمہیں ترکش میں تیر جمع کرنے کی طرح پچاس ہزار سال کے لئے میدان محشر میں جمع کردے گا،" ثُمَّ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ "پھر تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں۔اللہ اکبر! ذرا سوچئے کہ اس وقت ہماری کیا حالت ہوگی اور ہماری کیا درگت بنے گی؟جس وقت ایک تو سورج بالکل ہی سر کے اوپر ہوگا،دوسرا یہ کہ وہ دن بھی ہمارے عام دنوں کی طرح 15/12 گھنٹوں کا دن نہیں بلکہ وہ دن تو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا!

(1) مومن ومتقی بن جائیں اور قیامت کی پریشانیوں سے بچ جائیں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پچاس ہزار سال کے برابر والے دن میں ہر طرح کی پریشانیوں سے بچ جائیں تو پھر ہم مومن ومتقی بن جائیں کیونکہ وہ دن تو بے شک پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اور بہت سخت ہوگا مگر مومنوں کے لئے بہت ہی معمولی وقت ہوگا جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ " قیامت کا دن مومنوں کے اوپر صرف ظہر وعصر کے درمیانی وقت کے برابر ہوگا۔(صحیح الجامع للألبانیؒ:3267،الصحیحۃ:2456)اورایک دوسری روایت کے اندر ہے، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآن مجید کی اس آیت " يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ "جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(المطففین:6) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ " مِقْدَارُ نِصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ " قیامت کا دن اتنا بڑا ہوگا کہ اس کا آدھا حصہ دنیا کے حساب سے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، لیکن پھر بھی " يَهُونُ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوبِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ " اس کے باوجود مومن کے لئے اتنا آسان، اتنا آسان ہوگا کہ یہ کم ہو کر اتنا رہ جائے گا جتنا سورج ڈھلنے سے لے کر غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ (الصحیحۃ: 2817) مطلب یہ ہوا کہ پچاس ہزار سال کا دن مومنوں کے لئے صرف اور صرف دو سے تین گھنٹے یا پھر پانچ سے چھ گھنٹے کے برابر ہوگا، سبحان اللہ! اللہ کا کرم دیکھئے اہل ایمان پر کہ یہ لمبا دن بھی ان کے لئے مختصر کردی جائے گی صرف یہی نہیں؟ اللہ کا ایک اور کرم اہل ایمان پر یہ بھی ہوگا کہ یہ مشکل گھڑی بھی ان کے لئے آسان کردی جائے گی، اور ان کو تکلیف بھی بالکل نہ کے برابر ہوگی جیسا کہ نبیٔ اکرم ومکرم محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " فَالْخَلْقُ مُلْجَمُونَ فِي الْعَرَقِ " بروز قیامت لوگوں کو پسینے کی لگام ڈالی گئی ہوگی، لیکن " فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ " اہل ایمان کو اس کی تکلیف بس اتنی سی ہوگی جتنی سردی وزکام کی حالت میں ہوتی ہے۔ (مسند احمد: 12824، اسنادہ صحیح) اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ میدان محشر کی گرمی وپریشانی اور بدحواسی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ لیں تو پھر مومن ومتقی بن جائیں کیونکہ اس دن جو لوگ مومن ومتقی ہوں گے ان کے لئے رب کی طرف سے یہ اعلان کیا جائے گا کہ " يَاعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ " اے میرے بندو! آج تم پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمزدہ ہوگے، کن بندوں سے یہ کہا جائے گا اسی آیت کے بعد خود اللہ رب العزت نے یہ واضح کردیا کہ " الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ " جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ مسلمان، اب آپ خوش ہوجائیں گے کہ بھائی ہم تو مسلمان ہی ہیں، نہیں میرے بھائیو اور بہنو! نہیں! لفظ مسلمان سن کر خوش نہ ہوجائیں، اس آیت میں مسلمان کا مطلب وہ نہیں جو ہم سمجھ رہے ہیں کہ بھائی بس ہم مسلمان ہیں تو کافی ہیں، نہیں! ہرگز نہیں! ہم تو صرف نام کے مسلمان ہیں اور یہ اعلان ان لوگوں کے لئے ہوگا جو کام کے مسلمان تھے یعنی کہ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے طریقے کے مطابق دنیا میں زندگی گذاری ہوگی، ان کے لئے یہ خوشخبری بھرا اعلان ہوگا کہ چلو " ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ " تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش جنت میں چلے جاؤ۔ (الزخرف: 68-70) کہیں اللہ نے فرمایا کہ اس دن نفسا نفسی کا عالم تو ضرور ہوگا مگر پھر بھی " وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ، ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ " اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے، جو ہنستے ہوئے ہشاش بشاش ہوں گے۔ (عبس: 38-39) اور یہ کون لوگ ہوں گے؟ وہی لوگ ہوں گے جو مومن ومتقی ہوں گے، اور ایک دوسری جگہ اللہ نے

فرمایا کہ " أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ " یاد رکھو اللہ کے دوستوں (فرماں برداروں) پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اب یہ اللہ کے دوست کون لوگ ہیں خود اللہ نے واضح کرتے ہوئے فوراً اسی آیت کے بعد فرمادیا کہ " الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ " یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے، " لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ " ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔ (یونس: 62-64) سنا آپ نے کہ جو مومن و متقی ہوں گے ان کے لئے خصوصی اعلان کیا جائے گا کہ اب ڈرنے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارے لئے تو جنت ہے، اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! مومن بن جاؤ! نجات پا جاؤگے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ مومن کسے کہتے ہیں تو مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جو پانچوں وقت کی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، جو اللہ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گذارتے ہیں، تو خیر میرے پیارے پیارے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! صرف اللہ کو ماننے والے نہیں بلکہ اللہ کی ماننے والے بنو! قیامت کے دن کی ہر پریشانیوں سے نجات پا جاؤگے۔

(2) تین اعمال انجام دیجئے اور قیامت کے دن کی پریشانیوں سے نجات حاصل کرلیجئے:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن کی گرمی اور ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رہیں تو پھر تین آسان عملوں کو انجام دیجئے، اللہ ہمیں خود ہر طرح کی پریشانی اور بدحالی و بدحواسی سے محفوظ رکھے گا، جیسا کہ نبئ اکرم و مکرم محمد عربی ﷺ نے فرمایا " مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا " کہ جس نے کسی مسلمان کی کوئی ایک دنیوی مصیبت و پریشانی، دکھ و درد اور غم و الم کو دور کر دیا تو " نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ " اللہ تعالی اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے کوئی ایک پریشانی کو دور کر دے گا، نمبر دو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ " اور جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا تو اللہ رب العالمین دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا، نمبر تین آپ ﷺ نے فرمایا کہ " وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ " اور جس نے کسی تنگ دست اور پریشان حال آدمی پر آسانی کیا تو اللہ تعالی اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ (ابن ماجہ: 225، مسلم: 2699، ترمذی: 1425، ابوداؤد: 4946، بخاری: 2442) سبحان اللہ! کتنی عمدہ فضیلت ہے اب ذرا اس کی تشریح تو بھی سنئے:

(اَ) مسلمان کی پریشانیوں کو دور کردو اللہ تمہاری قیامت کے دن کی پریشانیوں کو دور کردے گا:

میرے دوستو! اس حدیث کے اندر تین باتوں کا تذکرہ ہے، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی دنیوی کسی پریشانی کو دور کردے گا تو اللہ تعالی اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کردے گا، مگر افسوس! آج سماج و معاشرے کے اندر موجودہ دور میں تو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے ہی پریشانی اور پرابلم ہے، پریشانی دور کرنے کی بات تو بہت دور کی بات ہے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کو تکلیف دینے اور ستانے میں مزہ آتا ہے، لوگ پریشانیوں کو دور کرنے کے بجائے جان بوجھ کر اور پریشانیوں میں پھنسا دیتے ہیں تو جو لوگ بھی دنیا میں کسی کو پریشان کریں گے تو اللہ انہیں دنیا و آخرت میں پریشان کرے گا جیسا کہ نبیٔ محترم و مکرم جناب محمد عربی ﷺ کا یہ فرمان ہے " مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ " جس نے دوسرے کا نقصان کیا تو اللہ اس کا نقصان کرے گا اور جس نے دوسرے کو مشقت و پریشانی میں ڈالا تو اللہ اسے بھی مشقت و پریشانی میں ڈالے گا۔ (ترمذی: 1940، ابوداؤد: 3635، اسنادہ حسن) سنا آپ نے کہ جو دوسروں کو پریشان کرے گا اللہ اسے پریشان کرے گا، تو کیا خیال ہے میرے بھائیو اور بہنو! کہیں آج ہماری پریشانیوں کی وجہ دوسروں کو پریشان کرنا تو نہیں ہے؟ سوچو اور غور و فکر کرو! حدیث اپنے معنی میں بالکل ہی واضح ہے کہ جو کسی کو اسے مال کے تعلق سے پریشان کرے گا تو اللہ اسے بھی اس کے مال کے تعلق سے پریشانی میں مبتلا کرے گا اور جو کسی کو اس کے اہل و عیال کے تعلق سے پریشان کرے گا تو اللہ رب العزت بھی اس کو اس کے اہل و عیال کے تعلق سے پریشان کرے گا کیونکہ یہ قدرت کا اٹل فیصلہ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

(ب) مسلمانوں کے عیبوں پر پردہ ڈالا کرو اللہ قیامت کے دن تمہارے عیوب پر پردہ ڈال دے گا:

دوسری بات جس سے ایک انسان کی قیامت کے دن کی پریشانیاں کم ہوں گی وہ ہے کہ کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالنا، افسوس! ہم اور آپ تو اس میں بھی بہت ہی زیادہ پیچھے ہیں، عیب چھپانا تو دور کی بات ہے سماج و معاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ تو کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کے بجائے اس میں اور مرچ مسالہ لگا کر پورے سماج و معاشرے کے اندر اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، لوگوں کو اپنے عیب کی فکر نہیں رہتی ہے مگر دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تو جو لوگ بھی دوسروں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں وہ لوگ یہ سن لیں کہ جو دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑے گا تو اللہ اس کے عیبوں کے پیچھے

پڑے گااور اللہ ایسے لوگوں کو خود اس کے گھر میں ذلیل ورسوا کردے گا اور یہ میں نہیں کہہ رہاہوں بلکہ یہ بات تو جناب محمد عربی ﷺ نے فرمادیا ہے کہ " مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "جواپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالی بھی بروز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، " وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ " اور جواپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑ کراس کی تشہیر کرے گا تو اللہ تعالی اس کے عیبوں کو فاش کردے گا، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے آخر میں فرمایا کہ " حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ " اللہ دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑنے والوں کو خود اس کے گھر میں ہی ذلیل ورسوا کردے گا۔(ابن ماجہ:2546،وقال الألبانیؒ اسنادہ صحیح) سنا آپ نے کہ کسی مسلمان کے عیبوں کو ظاہر کرکے اسے ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کرنے والوں کو خود اللہ رب العالمین اس کے گھر میں ہی ذلیل ورسوا کردیتا ہے،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! کسی کے عیب کے پیچھے نہ پڑو،ورنہ اللہ تمہاری عیب کے پیچھے پڑ جائے گا اور اللہ جس کے عیب کے پیچھے پڑ جائے سمجھ لیجئے کہ دنیا وآخرت میں اس کی ذلت ورسوائی یقینی ہے۔

(ج) تنگ دست اور پریشان حال آدمی کے لئے آسانیاں پیدا کیا کرو اللہ قیامت کے دن تمہارے لئے آسانی پیدا فرمائے گا:

میرے دوستو! اس حدیث کے اندر تیسری اور سب سے آخری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پریشان حال اور تنگ دست مسلمان کے لئے آسانیاں پیدا کردے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے حدیث کے اس ٹکڑے تنگ دست پر آسانی کرنے کا مطلب کیا ہے؟ تو آیئے اس کو میں ایک مثال ذریعے آپ کو سمجھا دیتا ہوں، سمجھ لیجئے کہ آپ نے اپنے کسی غریب رشتے دار کو کچھ سامان یا پھر کچھ روپئے پیسے ادھار دے رکھے ہیں،اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ آج کل بہت پریشان ہے تو آپ اس کو اور مہلت دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چلو کوئی بات نہیں دو مہینے کے بعد، چھ مہینے کے بعد دے دینا، یا پھر آپ کہتے ہیں کہ چلو جب آسانی ہوگی تب دے دینا، تو اگر آپ اس طرح سے اس کے لئے آسانیاں پیدا کردیں گے تو کل بروز قیامت اللہ رب العالمین آپ کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔سبحان اللہ! کتنی عمدہ فضیلت ہے اور یہ تو صرف آسانیاں پیدا کرنے کی فضیلت ہے لیکن اسی سلسلے میں ایک اور بہت بڑی فضیلت بھی احادیث میں وارد ہوئی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی غریب تنگ دست مسلمان پر آسانیاں پیدا فرمائے گا اور اسے بار بار مہلت دے گا یا پھر اس کو معاف ہی کردے گا تو کل بروز قیامت ایسے لوگوں کو اللہ رب العزت اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، سنئے حدیث، آپ ﷺ

نے فرمایا کہ'' مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِيَضَعْ عَنْهُ''جس مسلمان کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ اسے اپنے سائے میں جگہ دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے دیا کرے یا پھر اسے معاف ہی کر دیا کرے۔(ابن ماجہ:2419،وقال الألبانیؒ اسنادہ صحیح)اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں،آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ''جس مسلمان نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا پھر اسے معاف کر دیا تو کل بروز قیامت اللہ رب العالمین اسے اپنے سائے میں رکھے گا۔(مسلم:3006)اور مسلم شریف ہی کی ایک دوسری روایت کے اندر ہے،آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ''جس مسلمان کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالی کل بروز قیامت اس کو ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ رکھ دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا پھر اسے معاف کر دیا کرے۔(مسلم:1563)اللہ اکبر!کتنی بڑی فضیلت مگر آج کل کے دور میں کون کس کو معاف کرتا ہے بھائی؟بھائی،بھائی کو معاف نہیں کرتا ہے تو دوسرے کہاں سے معاف کریں گے؟تو خیر اگر ہمیں قیامت کے دن کی پریشانیوں سے محفوظ رہنا ہے تو پھر تنگ دست کے لئے آسانیاں پیدا کیا کریں۔

(3)دو سورتوں کی تلاوت کو لازم پکڑ لیجئے اور قیامت کے دن راحت وسکون حاصل کر لیجئے:

میرے دوستو!میں نے آپ کو اس سے پہلے یہ بات بتلائی تھی کہ اس دن سورج کی گرمی اور تپش میں لوگ جھلس رہے ہوں گے اور ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینوں میں شرابور ہوگا،تو اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس دن سورج کی گرمی وتپش سے محفوظ رہیں تو پھر دو سورتوں کی تلاوت کو لازم پکڑ لیجئے،کیونکہ یہ دو سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے لئے امام اور سایہ بن جائیں گی،سبحان اللہ!اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ قرآن کی ایسی کون سی دو سورتیں ہیں جن کی اتنی زیادہ فضیلت ہے تو آیئے حدیث سن ہی لیتے ہیں،سیدنا ابوامامہ الباہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ''کہ قرآن کی تلاوت کرتے رہا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا،اور'' اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ''دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں،سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی بھی تلاوت کرتے رہا کرو،'' فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ ''کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح سے آئیں گی جیسے دو بادل،یا پھر دو سائبان ہوں،یا جیسے پر کھولے ہوئے پرندوں کے دو جھنڈ ہوں،'' تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا''اور یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے اور عمل

کرنے والوں کے حق میں سفارش کریں گی۔(مسلم:804)اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے، سیدنا نوّاس بن سمعانؓ کہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ "يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ" قیامت کے دن قرآن اور قرآن پر عمل کرنے والوں کو بلایا جائے گا،" تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ "سورہ بقرۃ اور سورہ آل عمران سب سے آگے آگے ہوں گی، سیدنا نوّاس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں، جنہیں میں کبھی نہیں بھولا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ "كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ" یہ دونوں سورتیں دو بادل" أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ" یا پھر یہ دونوں سورتیں دو گھنے سائبان ہوں جن میں چمک دمک ہو، "أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ" یا پھر یہ دونوں سورتیں پَر کھولے ہوئے پرندوں کے دو جھرمٹ ہوں، " تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا "اور یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے حق میں سفارش کریں گی۔(مسلم:805) سبحان اللہ! کتنی عظیم فضیلت ہے ان دونوں سورتوں کی؟اب آپ یہ حدیث سن کر سوچ میں پڑ جائیں گے اور کہیں گے کہ مولانا یہ تو بہت لمبی لمبی سورتیں ہیں، اس کو ایک ساتھ پڑھنا ناممکن ہے تو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس کا حل یہ کہ آپ ہر دن کچھ نہ کچھ ان دونوں سورتوں کی آیتوں کی تلاوت ضرور بالضرور کیا کریں۔

(4) صدقہ کیجئے اور حشر کی گرمی میں سایہ حاصل کرلیجئے:

میرے دوستو! آپ نے تو یہ سن ہی لیا ہے اور یہ جان ہی لیا ہے کہ قیامت کے دن سورج سر کے اوپر ہوگا، اب اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایسے وقت میں کسی سائے کا انتظام ہو جائے تو پھر ایک آسان عمل کو انجام دیجئے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسا کون سا عمل ہے جس کو انجام دینے سے میدان محشر میں ہمارے لئے سائے کا انتظام ہو جائے گا تو وہ عمل ہے صدقہ وخیرات کرنا، جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے "كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ – أَوْ قَالَ: يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ" کہ ایک انسان کل قیامت کے دن جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا تب تک وہ اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔(مسند احمد:17333، صحیح الجامع للألبانیؒ:4510)اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ " وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ" قیامت کے دن ایک مومن اپنے دیئے گئے صدقے کے سائے میں ہوگا۔(الصحیحۃ:3484) سبحان اللہ! تو دیر کس بات کی ہے میرے بھائیو اور بہنو! صدقہ کرتے رہئے، اللہ آپ کے لئے کل بروز قیامت سائے کا انتظام کردے گا۔

(5) اچھے اخلاق کو اپنالو قیامت کے دن کی ہر پریشانی سے بچ جاؤگے :

میرے دوستو! اگر ہم اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن کی ہر طرح کی پریشانی سے نجات پاجائیں تو پھر اپنے اخلاق و کردار کو اچھا کرلیجئے۔بہت افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہاہے کہ آج ہماری بداخلاقی وبد کرداری کی وجہ سے ہی اسلام نشانے پر ہے، کیونکہ دشمنان اسلام تو قرآن وحدیث پڑھنے و سمجھنے سے عاری ہے،وہ مسلمانوں کی عادات واطوار،اخلاق و کردار کو دیکھ کر ہی یہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ جب مسلمان ایسے گئے گذرے ہیں تو اسلام دین بھی ایسا ہی ہوگا،نعوذ باللہ! جب کہ حقیقت اس کے بالکل ہی برعکس ہے،جو اسلام کتابوں میں ہے وہ ہمارے اخلاق و کردار اور عادات واطوار میں ہے ہی نہیں بلکہ آج جو ہمارے اخلاق و کردار ہیں وہ تو سرے سے اسلام کا حصہ ہے ہی نہیں! میرا ایک جملہ یاد رکھ لیجئے کہ ہم مسلمان قرآن وحدیث کو پڑھتے ہیں اور دنیا والے ہم کو دیکھتے ہیں اور پوری دنیا ہم کو دیکھ کر ہی فیصلہ کرتی ہے کہ اسلام کیسا مذہب ہے،ایک دور تھا کہ لوگ مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر ہی مسلمان بن جایا کرتے ہیں اور آج کا ایک دور ہے کہ لوگ ہمارے اخلاق و کردار کو دیکھتے ہی اسلام سے بدظن ہو جارہے ہیں،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اپنے اپنے اخلاق و کردار کو اچھا بناؤ،دنیا میں بھی عزت ملے گی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی پریشانیوں سے بچ جاؤگے،اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے ہم اچھے اخلاق کو اپنانے سے قیامت کے دن کی پریشانیوں سے کیسے نجات پاجائیں گے تو پھر حدیث سن ہی لیجئے،سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ القِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا "کہ بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے قریب رہنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ (ترمذی:2018،الصحیحۃ:791) سبحان اللہ! اچھے اخلاق کو اپنانے کی کتنی عظیم فضیلت ہے کہ جو اچھے اخلاق کو اپنائے گا وہ بروز قیامت نبی ﷺ کے ساتھ رہے گا،اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیجئے کہ قیامت کے دن جس کو نبی ﷺ کی صحبت مل گئی،کیا اسے کوئی غم وپریشانی لاحق ہوسکتی ہے؟ہرگز نہیں! ہرگز نہیں! اس لئے اے میرے اسلامی بھائیو اور بہنو! اچھے اخلاق والے بنو اور اپنے اخلاق و کردار سے اسلام کو بدنام نہ ہونے دو۔

(6) انصاف کیجئے اور قیامت کے دن کی ہر پریشانی سے نجات حاصل کرلیجئے :

میرے دوستو! اگر ہم اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم قیامت کے دن کی ہر آفت و بلا اور پریشانی سے محفوظ رہیں تو پھر ایک اور آسان کام کیجئے کہ اپنی زندگی کے ہر معاملات میں انصاف کا دامن تھام لیجئے، کیونکہ جو لوگ آج دنیا میں انصاف کا دامن تھامیں گے تو کل

بروز قیامت اللہ رب العزت انہیں ہر غم وپریشانی سے بچا کر نور کے منبر پر اپنے دائیں طرف بیٹھا لے گا، سبحان اللہ ! کتنی عمدہ فضیلت ہے،آیئے حدیث سنتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمرؓو بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا"إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ"کہ کل بروز قیامت انصاف کرنے والے لوگ اللہ عزوجل کے دائیں جانب نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے،" وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ "اور اللہ رب العالمین کے تو دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں،اب یہ کون لوگ ہوں گے جو پر رب کے دائیں جانب نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے ،اس کی وضاحت خود آپ ﷺ نے آخر میں کردی کہ " الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا" یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں،اپنے اہل وعیال اور اپنے ہر اس کام میں انصاف کے تقاضے کو پورے کرتے رہے جو ان کے سپرد کیا گیا۔(مسلم: 1827)سنا آپ نے کہ جو لوگ اپنی زندگی کے ہر معاملات میں انصاف کے دامن کو تھامیں گے تو ایسے لوگ کل بروز قیامت نور کے منبروں پر رب کے دائیں جانب تشریف فرما ہوں گے ،اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیجئے کہ جس کو یہ عزت وشرف ملے گی کیا اسے کوئی پریشانی چھو بھی سکے گی؟ہر گز نہیں! ہر گز نہیں !اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اپنی زندگی کے ہر معاملات میں انصاف کیا کرو۔

(7) ایک دوسرے سے اللہ کے لئے محبت کرو تمہیں قیامت کے دن کی ہر پریشانی سے بچالیا جائے گا:

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ جو لوگ انصاف کریں گے تو کل بروز قیامت ایسے لوگوں کو نور کے منبروں پر جگہ دی جائے گی،اسی میں ایک اور چیز ہے کہ آج دنیا میں جو لوگ ایک دوسرے سے صرف اور صرف اللہ کے لئے محبت کریں گے تو ایسے لوگوں کو بھی ایک ایسے عظیم الشان نور کے منبروں پر بیٹھایا جائے گا کہ ان کے مقام ومرتبے کو دیکھ کر انبیاء ورسل بھی رشک کرنے لگیں گے، یعنی کہ انبیاء ورسل بھی یہ آرزو اور تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش! انہیں بھی یہ مقام مل جاتا، سبحان اللہ ! کتنی عمدہ فضیلت ہے آیئے حدیث سنتے ہیں، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں ،آپ ﷺ نے فرمایا" إنَّ مِنْ عبادِ الله عباداً لَيْسوا بأنْبِياءَ يَغْبِطُهم الأنْبِياءُ والشُهَداءُ "کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی خوش نصیب لوگ ہوں گے جو نبی ورسول تو نہیں ہوں گے مگر انبیاء وشہداء بھی ان پر رشک کریں گے ، صحابۂ کرام نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ " مَنْ هُمْ لَعلَّنا نُحِبُّهم " وہ کون خوش نصیب لوگ ہوں گے آپ ہمیں اس کی خبر دے دیجئے تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں، توآپ ﷺ نے فرمایا" هُمْ قومٌ تَحابُّوا بِنُورِ الله مِنْ غَيرِ أرْحامٍ ولا أَنْسابٍ "کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو بغیر کسی حسب ونسب اور بغیر کسی رشتے ناطے کے (اور بغیر کسی مالی فائدہ کے) صرف اور صرف ایک اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت

کرنے والے ہوں گے، " وجوهُهُم نُورٌ على منابِرَ مِنْ نُورٍ "ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، " لا يخافُونَ إذا خافَ الناسُ "جب لوگ ڈر وخوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں کوئی ڈر وخوف نہیں ہوگا، " ولا يَحْزَنونَ إذا حَزِنَ الناسُ "اور جب لوگ غم والم میں ہوں گے تو انہیں کوئی غم والم نہیں ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ " أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ " یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔(یونس:62)۔(صحیح الترغیب والترھیب للألبانیؒ:3023، صحیح ابن حبان للألبانیؒ:572، ابوداؤد:3527)اور مسلم شریف کے اندر ہے، سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن یہ اعلان فرمائے گا کہ " أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي "کہاں ہیں وہ لوگ جو میری عظمت وجلالت اور میری رضامندی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کیا کرتے تھے،" الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي "آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا،اور آج کے دن تو میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔(مسلم:2566) سبحان اللہ کتنی عظیم فضیلت ہے! دیکھا اور سنا آپ نے کہ جو لوگ صرف اور صرف ایک اللہ کے لئے بغیر کسی رشتے داری اور بغیر کسی مفاد پرستی وخود غرضی کے ایک دوسرے سے محبت کریں گے تو اللہ رب العزت انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، مگر آج کل کے اس مادیت پرستی کے دور میں کون اللہ کے لئے محبت کرتا ہے بھائی، سب تو خود غرضی اور مفاد پرستی کی محبت کرتے ہیں، اگر آپ کے پاس روپئے پیسے ہیں تو پھر دیکھئے ہر کوئی آپ سے محبت کرے گا اور ہر کوئی آپ کو اپنا رشتے دار کہے گا اور اگر آپ کے پاس مال ودولت کی ریل پیل نہیں ہے تو پھر آپ کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں، پوچھنا تو دور کی بات ہے کوئی آپ سے سلام بھی نہیں کرے گا تو ایسے خود غرض اور مفاد پرست لوگوں کی محبت سے آپ ہوشیار رہیں ورنہ یہ آپ کا گلا گھونٹ دیں گے۔

(8) تم اہل زمیں پر رحم کرو قیامت کے دن اللہ تمہارے اوپر رحم کرے گا:

میرے دوستو! اب جو بات میں بتانے جارہا ہوں اس کو اپنے ذہن ودماغ میں ہی نہیں بلکہ اپنے دل میں بھی بیٹھا کر جائیں کہ اگر ہم یہ چاہتے کہ کل بروز قیامت اللہ ہمارے اوپر رحم فرمادے تو پھر آج ہم دنیا میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ رحم کیا کریں، صرف انسانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر جاندار کے ساتھ رحم کیا کریں اور میں ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہمارے نبیؐ رحمت ﷺ کا فرمان ہے کہ "مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةَ عُصْفُورٍ رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"جو رحم کرتا ہے اگرچہ وہ ایک پرندے

کے ذبح کرنے پر ہی کیوں نہ ہو تو کل بروز قیامت اللہ اس کے اوپر رحم فرمائے گا۔(الصحیحۃ: 27)اور ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ " مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "جوانسان رحم کرے گا گرچہ وہ کسی جانور کو ذبح کرنے کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو تو کل بروز قیامت اللہ رب العزت اس پر رحم فرمائے گا۔(صحیح الادب المفرد للألبانیؒ: 294)اسی طرح سے اور ایک روایت کے اندر ہے کہ ایک صحابیٔ رسول آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ " إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ فَأَرْحَمُهَا "میں تو جب بکری ذبح کرتا ہوں تو اس پر رحم کرتا ہوں، یہ سن کر آپ ﷺ نے دومرتبہ فرمایا کہ " وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ "اگر تم بکری پر رحم کروگے تو اللہ تعالی بھی تجھ پر رحم فرمائے گا۔(الادب المفرد: 373،الصحیحۃ: 26)ذرا سوچئے میرے بھائیو اور بہنو! جب جانوروں اور پرندوں کے ساتھ رحم کرنے سے اللہ قیامت کے دن رحم فرمائے گا تو کیا اگر ہم ایک دوسرے کے اوپر رحم کریں گے تو اللہ ہمارے اوپر رحم نہیں فرمائے گا؟ضرور رحم فرمائے گا اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہر ایک مخلوق کے ساتھ رحم کیا کرو، ہر کمزور اور غریب ویتیم اور نادار کے ساتھ رحیمانہ سلوک کیا کرو اور ہاں یہ بات بھی اچھی طرح سے یاد رکھ لو کہ جو دوسروں کے اوپر رحم نہیں کرے گا دنیا وآخرت میں اس کے ساتھ بھی رحم نہیں کیا جائے گا اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ نبیٔ اکرم ومکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ " مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "جو لوگوں کے ساتھ رحم نہیں کرے گا اللہ بھی اس کے اوپر رحم نہیں فرمائے گا۔(مسلم: 2319،بخاری: 7376)اور ایک دوسری روایت کے اندر تو آپ ﷺ نے صراحت کے ساتھ یہ فرمادیا ہے کہ " مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ "جو رحم نہیں کرے گا اس کے ساتھ بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔(ابوداؤد: 5218،اسنادہ صحیح) تو کیا خیال ہے میرے بھائیو اور بہنو! اگر تمہیں دنیا وآخرت میں اللہ کی رحمت مطلوب ومقصود ہے تو پھر ہر ایک کے ساتھ ، صرف انسانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی رحم کیجئے،آج جو ہم مسلمانوں کے ساتھ رحم نہیں کیا جارہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہی تو ہے کہ ہم خود ایک دوسرے کے ساتھ رحم نہیں کرتے ہیں، جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ رحم نہیں کرتے ہیں تو اللہ بھی ہمارے اوپر رحم نہیں کررہا ہے،اور سن لیجئے! جب تک ہم ایک دوسرے کے اوپر رحم نہیں کریں گے اللہ بھی ہمارے اوپر رحم نہیں فرمائے جیسا کہ نبیٔ محترم ومکرم ﷺ نے فرمایا " الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ "کہ رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے،اس لئے "ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ "تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔(ابوداؤد: 4941،اسنادہ صحیح) غالباً اسی حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے الطاف حسین حالی نہیں کیا ہی خوب کہا ہے کہ :

(9) قیامت کے دن کی پریشانیوں سے بچانے والی دعائیں:

میرے دوستو! اب تک آپ نے بہت کچھ سنا اور جانا کہ ہم قیامت کے دن کی پریشانیوں سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں، اب آیئے آخر میں ایک سب سے زیادہ قیمتی بات کو بتا کر اپنی بات کو ختم کر دیتا ہوں کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن کی ہر طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہ جائیں تو پھر کچھ مخصوص دعاؤں کو لازم پکڑ لیجئے، سب سے پہلی دعا جس کو ہم سب کو ہمیشہ پڑھنی ہے، یہ وہ دعا ہے جس کی تعلیم خود اللہ رب العالمین نے اپنے کلام پاک کے اندر دی ہے، اور یہ کہا ہے کہ جو عقلمند لوگ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ " رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ " اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (آل عمران: 194) اور میرے دوستو! آپ کو یہ جان کر بڑی حیرانی ہوگی کہ جب آپ ﷺ رات میں تہجد کی نماز کا آغاز کرتے تو آپ تکبیر تحریمہ کے بعد اکثر و بیشتر جو دعا پڑھا کرتے تھے اس میں ایک دعا یہ بھی ہوا کرتی تھی کہ آپ دس مرتبہ یہی دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ بس تو مجھے قیامت کے دن کی تنگی و کٹھنائی اور پریشانی سے بچالینا۔ (ابوداؤد: 766، نسائی: 5535، ابن ماجہ: 1356، اسنادہ صحیح) اور امام نسائیؒ نے اس حدیث پر باب ہی باندھا ہے " الِاسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " کہ قیامت کے دن کی تنگی و پریشانی سے بچنے کی دعا کا بیان، تو آپ اس طرح سے یہ دعا کر سکتے ہیں کہ " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " کہ اے اللہ! میں قیامت کے دن کھڑے ہونے کی تنگی و پریشانی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، اسی سلسلے میں ایک سب سے بہترین اور افضل دعا بھی سن لیں اور اس دعا کے بارے میں خود آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر تمہیں یہ چیز مل گئی تو سمجھو تمہارا بیڑا پار ہے، راویٔ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ " أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ " اے اللہ کے نبی ﷺ سب سے افضل اور سب سے بہترین دعا کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ " تم اپنے لئے اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو، راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ دوسرے دن وہی صحابیٔ رسول پھر یہی سوال لے کر حاضر ہوئے کہ کون سی دعا افضل ہے تو آپ ﷺ نے پھر یہی جواب دیا کہ تم اپنے لئے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ " فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ " کیونکہ اگر تم کو دنیا و آخرت میں عافیت مل گئی تو سمجھو تمہارا بیڑا

پار ہے۔(الادب المفرد:637، صحیح الجامع للألبانیؒ:3631)اور ایک روایت کے اندر ہے کہ خود آپ ﷺ نے اپنے چچا محترم سیدنا عباسؓ سے کہا تھا کہ" يَا عَمِّ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ"اے میرے چچاجان !آپ دنیاوآخرت میں عافیت کی دعائیں زیادہ کیا کریں۔(الصحیحۃ:1523) دیکھااور سناآپ نے کہ جس انسان کو دنیاوآخرت میں عافیت مل گئی سمجھو وہ کامیاب ہوگیا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا محترم کو بھی اسی بات کی وصیت کی کہ بس آپ اپنے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے رہیئے، اور یہ تو چھوڑیئے خود آپ ﷺ ہمیشہ اپنے لئے بھی یہی دعا کیا کرتے تھے جیسا کہ ابن ماجہ اورابوداؤد کی بالکل ہی صحیح روایت میں ہے، سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ" لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ"آپ ﷺ یہ دعائیں صبح وشام کے وقت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے کہ"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔۔۔الحدیث"اے اللہ !میں تجھ سے دنیاوآخرت میں ہر طرح کے آرام اورراحت کا سوال کرتاہوں۔(ابن ماجہ:3871،ابوداؤد:5074،اسنادہ صحیح)اللہ اکبر !آپ ﷺ کا ہمیشہ یہ دعامانگنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس دعا کی ہم سب کو بہت سخت ضرورت ہے، اس لئے اے میرے بھائیواور بہنو !اگر دنیا وآخرت میں بھلائی چاہتے ہو توپھر ان دعاؤں کو کبھی نہ چھوڑنا ورنہ قیامت کے دن بہت پچھتاؤگے۔

اب آخر میں اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ اے بارالہ تو ہم سب کو محض اپنے فضل وکرم سے قیامت کے دن کی ہر طرح کی پریشانی اور ہر طرح کی ذلت ورسوائی سے محفوظ رکھنا۔آمین ثم آمین یارب العالمین۔

مرتب
ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث، فتح دروازہ۔آدونی
ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی، ضلع کرنول
9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com